سوال

(240) حدیث بتیراء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ث بتیراء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ھ ایک اہل حدیث ... 1952

اگراس تحریر کوبجائے فتوی کے ایک مضمون کی حیثیت سے شائع کیاہوتا، توچنداں مضائقہ نہیں ہوتاکہ مضمون نگارہر قسم کے ہوتے ہیں، اوررسالہ اخبارکی پوزیشن اوراغراض ومقاصد سے بسااوقات بے نیازہوکر، کیاکچھ نہیں لکھ ڈالتے حتی کہ اگرادارہ ان پراعتماد کرکے ان کاہر مضمون شائع کردیاکرے، توانتخا

ب میں مولوی صاحب موصوف کے اس فتوی پر سرسری نظرڈالنی مقصود ہے، اورامید ہے وہ آئندہ اخذونقل اور تنقید وکلام میں احتیاط سے کام لیں گے۔

ی صاحب موصوف نے سوال اس ڈھنگ سے بنایاہے کہ اس سے صاف طورپریہ معلوم ہوتاہے کہ حنفیہ جوتین رکعت سے کم وترکے قائل نہیں ہیں، اپنے مذہب پرصرف یہی ایک دلیل (حدیث بتیراء) رکھتے ہیں اورفقط اسی ایک حدیث پران کے اعتماد ہے۔

ہے، یہ حدیث تومن جملہ ان کی متعدددلائل کے ایک دلیل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کو محض تائیداًپیش کرتے ہیں، اوران کااعتماددراصل دلائل قویہ پرہے، جیساکہ بدائع، شرح معانی الآثار، شروح ہدایہ وغیرہ سے ظاہر ہے۔

مولوی صاحب نے ''بتیراء،، کے دوجواب دیے ہیں۔

پہلاالزامی، دوسرا تحقیقی۔

سے جوضعیف ہے ایک رکعت وترکی ممانعت ثابت ہوتی ہے، توحدیث ابوہریرہ سے جوصحیح ہے مشابہ مغرب تین رکعت وترکی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ پس احناف کوچاہے کہ جیسے ایک رکعت وترنہیں پڑھتے، تین رکعت بھی مشابہ مغرب کے وترنہ پڑھیں۔ مطلب آپ کے اس لکھنے کایہ ہواکہ اہل حدیث۔

ہ حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث مشترک الاالزام ہے۔ اگربظاہر ہمارے حنفیہ کے خلاف ہے تواہل حدیث کے بھی خلاف ہے، کیونکہ علماء اہل حدیث تین رکعت وترکوصرف جائزہی نہیں بلکہ افضل کہتے ہیں، اگرچہ عوام اہل حدیث کاعمل ایک رکعت پرزیادہ ہے، اس لحاظ سے اہل حدیث پرڈبل الزام عائدہو

ہے کہ آنحضرت ﷺ اورصحابہ کرام سے تین رکعت وترقولاوعملاثابت ہے، اورحضرت ابوہریرہ کی حدیث مذکورمیں تین رکعت وترسے منع کیاگیاہے، اس لیے ہردوفریق اہل حدیث وحنفیہ ان احادیث کی توجیہ ان کے درمیان تطبیق دینے پرمجبورہیں اورچوں کہ تطبیق کی کوئی خاص نوعیت اورجہت متعین و

قعد(1)ور

اتھ اداکی جائے، کیونکہ اس صورت میں وتر، مغرب کی نمازکے مشابہ ہوجائے گی۔ اورجوازوالی حدیثیں محمول ہیں اس صورت پرکہ جس میں وترکی تین رکعت ایک قعدہ اورایک سلام کے ساتھ اداکی جائے، حافظ ابن حجرشافعی نے اسی طرح تطبیق دی ہے، اورامیر یمانی نے شرح بلوغ المرام میں اس کی تحسین کی۔

حا(2)ث

ں وہ صورت ہے جب کہ وترسے پہلے دورکعت سنت یانفل اداکرلی جائے۔ یہ وجہ تطبیق ہمارے فقہاء حنفیہ، امام طحاوی وغیرہ نے اختیارفرمائی ہے۔

جو(3)۔

احوط یہ ہے کہ تین رکعت پڑھی ہی نہ جائے نہ دوقعدہ اورایک سلام کے ساتھ، اورنہ ایک قعدہ وایک سلام کے ساتھ، کیوں کہ: ایک تشہد کے ساتھ اداکرنے میں بھی مغرب کی فرض کے ساتھ فی الجملہ مشابہت موجودرہتی ہے۔ یہ توجیہ شوکانی نے ختیارکی ہے۔

م(4)ے

قعدہ کے ساتھ ہویاایک قعدہ کے ساتھ، یہ طریق مختارہے محمد نصر مروزی، یہ کہتے ہیں کہ: ایک سلام کے ساتھ تین رکعت وترآنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

ے نزدیک تیسری اورچوتھی تطبیق کی طرح پہلی وجہ تطبیق بھی مخدوش ہے۔ اس لیے کہ حدیث ابوہریرہ دولفظوں کے ساتھ مروی ہے:

بیہقی 3/31، کتاب الوترللمروزی ص: 125، طحاوی 1/192، مستدرک للحاکم 1/304).

1- ,,لاتوتروابثلاث، أوتروابخمس أوسبع، ولاتشبھوابصلاۃ المغرب،، (دارقطنی 2/25-26)

سات رکعت، یانورکعت، یاگیارہ، یااس سے بھی زیادہ، معلوم ہواکہ نہی کامحط اورمنع کامورد تشبیہ بمغرب نہیں ہے، بل کہ تین کاعدد ہے اوراس کاتشبہ بمغرب لازم ہے جب بھی تین رکعت پڑھی جائے اورجس ہیئت کے ساتھ بھی پڑھی جائے گی مشابہت بمغرب محقق ہوجائے گی۔ اس مشابہت کے رفع کاطریۂ

ایسامعلوم ہوتاہے کہ حافظ کی نظرسے روایت کے یہ الفاظ گزرے نہیں یاگزرے تولیکن انہوں نے قابل التفات نہیں سمجھا۔

سری روایت میں مستقل طورپردوچیزوں سے منع کیاگیاہے:

لیے کہ قعدہ تشہد فی الصلوۃ کی نفی سلام، تحلیل صلوۃ کی نفی کو مستلزم ہے، اور سلام کی نفی قعدہ تشہد کی نفی کو مستلزم نہیں ہے کما لایخفی، اسی لیے بیہقی شافعی نے اس حدیث پر یہ باب منعقد کیا ہے ... (السنن الکبری 3/31) اور ابن حزم نے محلی 3/47

...ن ابن ایصلی ثلاث رکعات، یجلس فی الثانیۃ، ثم یقوم دون التسلیم، ویأتی بالثالثۃ، ثم یجلس، ویتشہد کصلاۃ المغرب، وہواختیار أبی حنیفۃ،، انتہی اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مذکور باین لفظ روایت کی ہے ''إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لایسلم فی رکعتی الوتر،، (محلی 47/3)

...ور ابن حزم ظاہری نے بھی اس روایت سے یہی سمجھا ہے کہ آنحضرت ﷺ تین رکعت وتر دو تشہد اور ایک سلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے، پس حافظ کی تطبیق (ایک قعدہ اور ایک سلام) بلاشبہ اس صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ اور اگر ان تمام امور سے قطع نظر کر کے غور کیا جائے تو یہ وجہ تطبیق ہمارے لیے م...

اور محمد بن نصر مروزی کی توجیہ اس لیے صحیح نہیں ہے کہ فصل بالسلام کی وجہ سے تیسری رکعت نئی تحریمہ سے شروع ہوئی تو اصل وہی رکعت وتر ہوئی اور پہلی دو رکعتیں دو رکعتیں اس سے الگ رہیں، پھر تین رکعت وتر نہیں ہوئی بلکہ صرف ایک رکعت ہوئی۔ اور آں حضرت ﷺ سے بقول ابن الصلاح کے و...

...کرہت أن یجعل الوتر ثلاثا، لم ینقد مہن شیٔ حتی یکون قبلہن غیرہن،، انتہی، مقصود یہ ہے کہ آپ نے وتر سے پہلے نفل پڑھ لینے پر ابھارا ہے۔ اگر یہ نفل دو رکعت ہو تو مجموعہ پانچ ہوگا اور اگر چار رکعت ہو تو مجموعہ سات ہوگا۔ وہکذا–

...د 1 127، اور طحاوی 1851 ''عن عبد اللہ بن قیس قال: قلت لعائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر؟ قالت: یوتر باربع وثلاث، وست وثلاث، وثمان وثلاث، وعشر وثلاث الخ،، تفصیل جامع الترمذی ''باب الوتر بسبع،، 3192

...ں قول کی کہ حدیث ابوہریرہ میں تین رکعت وتر سے پہلے شفع پڑھنے کی تاکید مقصود ہے، تائید و تقویت آثار ذیل سے بھی ہوتی ہے:

...نی (الآثار 1/286)-

(2) ''وعن عائشۃ: ''الوتر سبع أو خمس، وإنی لأکرہ أن یکون ثلاثا بترا،، وفی لفظ: ''أدنی الوتر خمس،،.

...دلالت کرتے ہیں کہ اس امر پر کہ حضرت عائشہ، و ابن عباس کے نزدیک وتر تین رکعت ہے، لیکن صرف تین رکعت پر اکتفا کرنا یعنی: اس سے پہلے نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے۔ جیسے کوئی یہ کہے کہ میں فجر کی نماز صرف دو رکعت اچھا نہیں سمجھتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ اس کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ فجر کی سن...

...ں سے صاحب تحفۃ الاحوذی کے اس الزام و اعتراض کا جواب بھی ظاہر ہو گیا جو انہوں نے علامہ شوکانی نیموی مرحوم کی تردید میں با''یں الفاظ ... علماء نا الحنفیۃ من وجہ الجمع بین الحدیثین) أن یکون التطوع قبل الإیثار بثلاث واجبا وللازم باطل، فالملزوم مثلہ،، انتہی اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہماری تو...

...وی .... صاحب نے حدیث بتیراء کا تحقیق جواب کئی طرح دیا ہے:

...ق (1) (أن یصلی الرجل واحدیوتر بہا) کا مرفوع ہونا یقینی نہیں۔ احتمال ہے کہ یہ تفسیر

...یہ،، 1 192 سے ایک عبارت نقل کی ہے لیکن حقیقت اور واقعہ یہ ہے کہ وہ عبارت مولوی صاحب کی تائید کی بجائے ان کے جواب بالا کی تغلیط و تردید کرتی ہے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ''وتعقب بأن فی حدیث أبی سعید نفسہ، أن یصلی الرجل واحدۃ یوتر بہا، وہذا مرفوع، أو من تفسیر الراوی، وہو أعلم روی،، انتہی.

...ب نے حافظ کے اس کلام کو سمجھا ہی نہیں ورنہ اس کو اپنی تائید میں ہرگز نہ ذکر کرتے۔ مولوی صاحب نے کتب اصول حدیث میں مدرج کی بحث پڑھی ہوگی جس میں یہ مرقوم ہے کہ: ''ویدرک ذلک (أی الإدراج) بورودہ منفصلا فی روایۃ أخری، أو بالتنصیص علی ذلک من الراوی، أو بعض الأئمۃ المطلعین، أو باستحالۃ ک...

...ں تفسیر کے مدرج ہونے پر کون سی دلیل ہے؟ اور جب کوئی ادراج کی نہیں ہے تو اس کے مرفوع ہونے میں شک کرنا کیوں کر درست ہو سکتا ہے؟ اور اگر بالفرض یہ تفسیر کسی صحابی یا نیچے کے کسی راوی کو ہو تو پھر بھی یہ بہر حال معتبر ہوگی۔ لأن الراوی أعلم بما روی کما قال الحافظ، ولأن تفسیر راوی الحدیث، مقد...

...نے حدیث بتیرا کا دوسرا جواب یہ دیا ہے: ''حضرت ابن عمر نے بتیراء کی یہ تفسیر کی ہے کہ دوسری رکعت ناقص رکوع و سجود کے ساتھ ادا کی جائے۔ اس تفسیر کی بناء پر حدیث بتیراء سے ایک رکعت وتر پڑھنے کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی،،۔

مولوی صاحب سنئے! اسی جواب پر حافظ نے تعقب مذکور بالا وارد کیا ہے دوبارہ پڑھیے ''وتعقب بأن فی حدیث ابی سعید نفسہ، ان یصلی الرجل، واحدۃ یوتر بہا، وہذا مرفوع، أو من تفسر الراوی، وہو أعلم بما روی،، اور حافظ زیلعی نصب الرایہ (2/120، 172) میں ابن عمر رضی اللہ عنما سے مروی تفسیر بتیراء والی حدیث

...یلی (2) الکلام،، میں اور ابن القطان نے ''الوہم والایہام،، میں لکھا ہے: ''الغالب علی حدیث عثمان بن محمد الوہم،،.

ابن الرکمانی اس کا یہ جواب دیتے ہیں: ''ہذا الکلام خفیف، وقد أخرج لہ الحاکم فی المستدرک،، (الجوہر النقی مع السنن الکبری 2/73) علاوہ بریں یہ معلوم ہے کہ ابن القطان الفاسی متعنت و متشدد ہیں، ذہبی لکھتے ہیں: ''طالعت کتابہ المسمی بالوہم والإیہام، الذی علی الأحکام الکبری لعبد الحق، یدل علی حفظہ وقوۃ فہمہ، لکنہ ت...

تنبیہات

(1) مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ حدیث بتیراء بالاتفاق ضعیف و مرسل ہے اس پر عرض ہے کہ اس حدیث کے دو طریق ہیں:

1۔ ابن عبد البر کا ''تمہید،، میں روایت کردہ طریق۔

2۔ محمد بن کعب قرظی کا طریق، جس کو نووی نے ''خلاصۃ،، میں بغیر کسی مخرج کی طرف منسوب کئے ہوئے ذکر کیا ہے۔

...ں نہیں، بلکہ موصول ہے اور اس کی صرف عقیلی، ابن القطان، عبد الحق، حافظ ابن حجر نے تضعیف کی ہے۔ اس تضعیف کی وجہ مع جواب کے گزر چکی ہے، پس اس حدیث کو بالاتفاق ضعیف و مرسل کہنا غلط و مردود ہے

...سی طریق کو نووی، اور عراقی نے ''مرسل ضعیف،، کہا ہے اور ابن حزم نے ''غیر صحیح،، لکھا ہے۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ حدیث مرسل جمہور اصولیین وائمہ کے نزدیک حجت ہے لاسیما إذا اعتضد بالموصول – بہر حال حدیث بتیراء کو مطلقا ضعیف، مرسل کہنا غلط اور باطل ہے۔

(2) مولوی صاحب لکھتے ہیں ''احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام میں ہے ''ذہبت الہادویۃ، وبعض الحنفیۃ إلی أنہ لایجوز الإیتار برکعۃ،، الخ

افسوس ہے کہ آپ ''احکام،، اور اس کی تعلیق میں فرق و امتیاز نہ کر سکے، عبارت منقولہ احکام الاحکام کی نہیں ہے بلکہ حاشیہ کی ہے جس کا مصنف نہ جانے کون ہے ... 2/278

(3) مولوی صاحب نے بذل المجہود کی عبارت ادھوری نقل کی ہے، پوری عبارت درج ذیل ہے اور اس میں آپ کی تردید بھی موجود ہے: ''قال القاری: وقد ورد النہی عن البتیراء ولو کان مرسلا، إذ المرسل حجۃ عند الجمہور انتہی، قال النووی فی الخلاصۃ: ''حدیث محمد بن کعب القرظی فی النہی عن البتیراء مرسل و ض...

...یہ گزر چکا ہے کہ ہمارا اعتماد صرف اس مرسل پر نہیں ہے اگرچہ وہ عند الجمہور حجت شرعی ہے۔

(4) آپ نے ''لسان المیزان 1524 سے ابن القطان کا پورا کلام نہ جانے کیوں نقل نہیں کیا ... (عبد العزیز بن محمد، شیخ عثمان بن محمد) من یغمض عنک، قلت (قائلہ الحافظ): یرید بذلک عثمان وحدہ، ولإفباقی الإسناد ثقات مع احتمال أن یخفی علی ابن القطان حال بعضہم،، ا...

...ں حدیث کو شاذ کہنے کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ لسان سے ابن القطان کا ادھورا کلام نقل کرنا مولوی صاحب کے لیے کچھ مفید نہیں۔

عبید اللہ رحمانی مبارکپوری

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 363

محدث فتویٰ